جناب گل شاہ ضیف سالک ایم اے

سوشلزم
اسلام کے معاشی نظام کے آئینہ میں

سوشلزم کیا ہے ؟ آمرانہ اور جابرانہ پالیسیوں ، بدترین اقسام کے مظالم کی داستانوں سے مرکب ایک نظام ہے کیونکہ اشتراکیت کسی قسم کی اعلیٰ ترین جمہوریت کو تسلیم نہیں کرتا ۔ اور نہ ہی دستور ساز اسمبلی (CONSTITUENT - ASSEMBLY) جو کہ اس کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہے تسلیم کرتا ہے ۔ سوشلزم میں آزادیٔ رائے و فکر بالکل مفقود ہے وہ نہایت عیارانہ طریق کار سے "استحصال استحصال" کے پرفریب نعرے لگا کر ملک کے تمام وسائل پر قابض ہو جاتا ہے ۔ اور ملک کو آہنی پنجوں میں جکڑ کر تمام شہریوں کے حقوق سلب کر کے ان کو مویشی بنا دیتا ہے ۔ ان سے چارپایوں کی طرح کام لیتا ہے اور حیوانات کی طرح ان سے سلوک کرتا ہے ۔ اس طرح انسانی اخلاقی اور روحانی ہر قسم کے اقدار سے انسان کو محروم کر دیا جاتا ہے ۔

سوشلزم کا دوسرا پہلو | سوشلزم طبقاتی کشمکش کو استحصال کے نعروں کے ساتھ پیدا کر کے ملک میں ہر قسم کی انارکی ، بدنظمی ، وحشت ، بربریت کی راہیں ہموار کر کے ملک کی زرعی ، صنعتی اور تجارتی وسائل پر براجمان ہو جاتا ہے اور پھر جمہوریت کے مطالب اور معانی کو اپنی مخصوص پالیسی کے تابع کرتا ہے ۔ خالص جمہوریت کو بالکل تسلیم نہیں کرتا اور آہنی شکنجوں سے بدترین قسم کی آمرانہ حکومت کا قیام کرتا ہے ۔

سوشلزم کا تیسرا پہلو | سوشلزم احترام آدمیت کا قائل ہی نہیں ہے ۔ سرمایہ دار ، مزدور ۔ کیپٹل اور لیبر ۔ آجر اور اجیر ، صنعت کار اور مزدور کے مسائل کھڑے کر کے عوام کو آپس میں خوب لڑانا اور جمہوریت کے نتیجہ میں جو اسمبلی وجود میں آتی ہے وہ تباہی ، بربادی اور زوال کا پیغام لے کر آتی ہے ۔

سوشلزم کا چوتھا پہلو | سوشلزم مذہب کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کرتا ۔ روس میں مذہبی آزادی کا جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے ۔ حالاں کہ حقائق اس سے قطعاً مختلف ہیں ۔ مسلمان ، بچوں کے نام اسلامی نہیں رکھ سکتے ۔ کسی قسم کی دینی تعلیم نہیں دے سکتے ۔ ناظرہ قرآن پڑھانے پر بھی پابندی ہے ۔ مسجدوں میں اجتماع ممنوع ہے ۔

نکاح کی جگہ سول میرج لازمی ہے۔ اور سول میرج کے مخالفین سے غداروں کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اقتباس ملاحظہ ہو[1]
سوشلزم کے نظریات کے تاریک گھناؤنے اور گمراہ کن پہلوؤں کے مختصر نقشے کے بعد ہمیں سوچنا چاہئیے کہ ہم کس قدر خوفناک غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے ایسے اسباب پیدا کر دئیے کہ اشتراکیت کے نظریات کی حامل جماعت کو پاکستان پر براجمان کر دیا۔ پاکستان لاتعداد قربانیوں سے حاصل کیا گیا۔ ہمارے اکابرین نے شب و روز کام کر کے انگریز اور ہندوؤں کی عیارانہ چالوں پر پانی پھیر کر اور اپنی جان کی قربانیاں دے کر پاکستان حاصل کیا تھا۔ اور ہزاروں فرزندانِ توحید کے خون سے اس مبارک پودے کو سینچا تھا۔

پیپلز پارٹی اور سوشلزم ہماری معیشت اسلام کے معاشی نظام کے آئینہ میں

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (القرآن)
بیشک اللہ کے نزدیک اسلام ہی دین ہے۔

بھٹو صاحب نے اپنی تقریروں میں پوری وضاحت سے فرما کر کہا کہ ہم سوشلسٹ ڈیموکریٹ ہیں جب کہ سوشلزم کسی قسم کی (DEMOCRACY) کو نہیں مانتا۔ سوشلزم کسی ملک میں پُر امن جدوجہد یا پُر امن احتجاج کی مکمل نفی کرتا ہے۔ انقلاب، بدتر حالات، انارکی، وحشت، بربریت، قتل و غارت۔ فحاشی اور عیاری سب پیپلز پارٹی اور سوشلزم کی پیداوار ہیں۔

معیشت ہماری سوشلزم ہے — کہنے سے چار مفروضے پیدا ہوتے ہیں[2]

۱۔ اسلام کا معاشی نظام ناقص ہے۔ حالاں کہ اسلام ایک جامع دستور حیات ہے۔ اس کی جامعیت اور اکملیت کی نقیض یہ ہے کہ ہم نے اسلام کے عطا کردہ معاشی نظام کو ناقص قرار دے کر یہ نظریہ اپنا لیا کہ معیشت ہماری سوشلزم ہے۔

۲۔ اسلام کا معاشی نظام غیر مکمل تصور کرنے کی صورت میں ہم نے اسلام کے منافی نظریہ کو اپنایا۔

۳۔ اسلام میں معاشی نظام کی موجودگی کا انکار کیا اور فرض کر لیا کہ اسلام نے اس سلسلے میں ہمیں تشنہ اور غیر ہدایت یافتہ چھوڑا ہے۔ (نعوذ باللہ) اس لئے اسلام کا دامن چھوڑ کر سوشلزم کا دامن تھام لیا ہے۔

۴۔ اسلام کے معاشی نظام کو موجودہ زمانہ میں قابل عمل تصور نہ کرنا اور سوشلزم کو اختیار کرنا۔

ان چاروں مفروضوں میں سے کسی ایک کو اپنانے سے ایک مسلمان ارتداد کی حد کو پہنچ جاتا ہے۔

اسلام میں معاشرہ کی تمام خرابیوں کی اصلاح، قافلہ انسانیت کو اعلیٰ خطوط پر چلانے کے لئے بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے قدم بقدم لمحہ بہ لمحہ۔ ہر ساعت اور ہر آن اللہ جل شانہ کو حاضر و ناظر سمجھ کر اسے سریع الحسا

(1) QUOTATION FROM SELECTED WORKS BY LENEN-P-256
AND THE Same BOOK PAGE 151

۲۔ ملت پاکستان کا لائحہ عمل مصنفہ ابو عمر نقشبندی ص ۳۸

تسلیم کرکے اس کے خوف کو اپنے آپ پر وارد کرنے سے ہوتی ہے۔
اسلام نے معیشت کی پوری طرح وضاحت کی ہے۔ حرص۔ لالچ۔ ظلم۔ ستم۔ کم تولنا۔ ہیرا پھیری کرنا۔ ذخیرہ اندوزی کرنا۔ زکوٰۃ کی عدم ادائیگی۔ دھوکہ دینا وغیرہ سب حرام ہے۔ اور اس کے لئے بڑی سزائیں مقرر اور موعود کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ لَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ○

اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کے اکتناز کرتے ہیں اور نہیں خرچ کرتے راہ خدا میں۔ پس ان کو بتا دیجئے کہ تمہارے لئے سخت گرفت ہے اس دن میں جب کہ انہی چیزوں سے ان کی پیشانیوں اور پیٹھ کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ اکتناز کا مال جو تم دنیا میں جمع کرتے تھے اپنے نفس کے لئے۔ چکھو اس کا مزہ آج
اسلام نے دولت اور سرمایہ کاری کی واضح ممانعت اس آیت مبارکہ میں فرمائی ہے۔ اس سلسلے میں دولت اکتناز پر کچھ جبری پابندیاں عائد کی ہیں۔ اور کچھ اخلاقی محرکات کی ترغیب دی ہے۔ زکوٰۃ اور صدقہ فطر وغیرہ کی ادائیگی کی پابندی کی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:
اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَ طَالِبُھَا کِلَابٌ۔ دنیا ایک مردار ہے اور اس کے خواہشمند کتے ہیں
دنیا سے مراد دنیاوی مال و متاع۔ سونا۔ چاندی اور ہر قسم کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ شامل ہیں۔ یہ زندگی ایک عبوری دور ہے۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ○

(اللہ تعالیٰ نے) پیدا کیا موت اور زندگی کو تاکہ تمہیں آزمائے کہ کون ہے بہتر کردار والا۔
یہی وجہ ہے کہ اس عبوری دور میں مسلمان اور مومن مرد اور عورت اپنے بشری تقاضے پورے کرنے کے لئے محض وقت گزارنے اور دامن کو ہر آلودگی سے پاک رکھتا ہے۔

ایک دفعہ آپ صحابہ کرامؓ کے ہمراہ تشریف لے جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک بکری کا بچہ مردہ پڑا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس کا ایک درہم دے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ کہ اے اللہ کے نبیؐ اس مردہ بچے کوئی بھی

نہیں خرید سکا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ کے نزدیک اس ساری دنیا کی حقیقت اس سے بھی کم ہے۔

حدیث قدسی ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا کہ آپؐ کا منشا ہو تو ہم صفا اور مروہ پہاڑوں کو سونے میں تبدیل فرمادیں وہ بھی ایسے کہ آپؐ کے ساتھ ساتھ چلیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں یہ چیز تو وہ طلب کرے گا جس کا مسکن نہ ہو۔

اس کے علاوہ اسلام کے معاشی نظام کے چند حقائق پیش خدمت ہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں تمام وظائف جو کہ مال غنیمت یا بیت المال سے ادا کیے جاتے تھے ان میں مکمل یکسانیت تھی۔ ہر ایک کو بلا امتیاز ایک ہی مقدار کا وظیفہ ملتا تھا۔ کسی کو کسی پر ترجیح نہیں دی جاتی تھی۔ مہاجرین اور انصار۔ آنحضرت کے اہلبیت کے افراد اور عام صحابہ کرامؓ کے وظائف کی تقسیم میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اصحاب بدر رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی ہمیں ان وظائف میں سے کچھ ترجیحات دینی چاہئیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس فانی دنیا میں اجر کے طالب ہو کر آخرت میں اپنے عظیم درجات اور عنایات الٰہیہ میں کمی مت کرو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وظائف میں درجہ بندی فرمائی۔ اور اپنے عہد خلافت کے آخری سال جب اس کے مضمرات ظاہر ہوئے تو آپ کو اس کا احساس ہوا۔ صحابہ کرام میں چند ایک ایسے نیک تھے کہ وہ اپنے کثیر مشاہرہ سے بقدر ضرورت پاس رکھتے تھے۔ باقی سب خیرات فرمادیتے تھے۔

مسجد نبوی ؐ کا صحن مبارک مال غنیمت سے بھر جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ جب تقسیم فرماتے تھے تو آنسوؤں سے آپ کی داڑھی مبارک بھیگ جاتی تھی۔ ہر قسم کی فراوانی۔ مال غنیمت کی بھرمار، سیم و زر اور مال و اسباب کی کثرت حضرت عمرؓ کی سادگی کو متاثر نہ کر سکی۔ آپ نے اپنی شہادت تک معمولی نان جویں زیتون کا تیل اور نمک کے سوا کچھ پسند نہ فرمایا۔

رزق کی عطا۔ گنجائش اور اس میں برکت اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ہے۔ انسان کا کام پوری تندہی۔ محنت اور جدوجہد سے رزق حلال کی تلاش فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ اللہ ہی ہے جو زبردست طاقت ور رزق پہنچانے والا ہے

صحت و تندرستی سے انسان کام کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ صحت و تندرستی اور متوازی اعضا کا عطیہ الٰہی انسان میں کام کرنے کی اہلیت اور رزق حلال حاصل کرنے کی قوت پیدا کرتا ہے۔

انسان کے لئے رزق کے حصول کے ذرائع مہیا کرنا اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہے۔ ملکی حالات کا پرامن رہنا۔ ظالم حاکم کی صورت میں انارکی۔ بے چینی۔ قتل و غارت۔ چوری۔ ڈاکہ زنی۔ لوٹ کھسوٹ سے رزق حلال کے ذرائع متاثر ہوتے ہیں۔

ارشادِ ربانی ہے۔ "من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکاً و نحشرہ یوم القیامۃ اعمیٰ (جو خدا کی ہدایت سے روگردانی کرتا ہے اس کے لئے زندگی تنگ ہے۔ اور قیامت کے دن اندھا اٹھے گا)

حضورؐ پاک کا فرمان ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ جب تمہارے ہاں اولاد ہو تو کبھی بھی یہ خیال نہ کرو کہ تم ان کو کھلاتے اور پلاتے ہو۔ ان کی پرورش کرتے ہو بلکہ ان کے صدقہ سے تمہیں رزق اور روزی میسّر آتی ہے۔ اس حدیث مبارک میں معیشت کے نظام کا عظیم فلسفہ مضمر ہے۔ اس لئے حصولِ رزق ایک افضل ترین عبادت ہے۔

جناب بھٹو صاحب نے سوشلزم کی مندرجہ ذیل پالیسیاں نافذ کی تھیں۔

۔ روڈ ٹرانسپورٹ پر جزوی طور پر حکومت کا کنٹرول۔

۱۔ بڑی بڑی صنعتوں پر حکومت کا کنٹرول۔

۳۔ تمام بنکوں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا۔

۴۔ بیمہ کمپنیوں کو قومیا یا گیا۔

۵۔ زرعی یونیورسٹی۔ رائس شیلر۔ رائس سکنگ ملز۔ فلور ملز۔ کاٹن جیننگ فیکٹریز پر گورنمنٹ کا کنٹرول۔ اور

۶۔ گھی کے تمام کارخانوں پر حکومت کی اجارہ داری ہو گئی۔

قومیانے کے عمل سے سب صنعتی اداروں۔ کارخانوں اور ملوں کی کارکردگی بری طرح متاثر ہوئی۔ سب نقصان اور گھاٹے میں جا رہے ہیں۔ مارشل لا حکومت کی رپورٹ کے مطابق تھوڑے سے عرصہ میں رائس ملنگ کارپوریشن کو ۵۰ کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ اس لئے رائس شیلر مالکان کو واپس لوٹا دئے گئے۔

اپنے عہدِ سوشلزم میں بھٹو صاحب نے بے حد و حساب مقروض ملک کے وسائل کو جس طرح استعمال کیا اور ان کو غلط منصوبہ بندیوں سے جو نقصان پہنچایا وہ ایک دردناک داستان ہے جو ملت کی تاریخ کے صفحات پر ابھر آئی ہے۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ جناب بھٹو صاحب کے ساتھ ان کے سوشلسٹ اور غریب نواز گورنرز۔ وزراء۔ مشیر اور اسمبلیوں کے ارکان وغیرہ کیا کچھ کرتے رہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ روشنی اور تہذیب و قانون کی عملداری کے اس دور میں بھی مساوات کے علمبرداروں اور غریبوں کے حامیوں کے زمانۂ حکومت میں ایسی باتیں ہو سکتی ہیں۔ جن کا ارتکاب تو درکنار محض تصور بھی ہر شریف اور ایماندار شخص کو حیران و پریشان کر دیتا ہے۔

ان حقائق سے اندازہ فرمائیے کہ بھٹو صاحب اور ان کے کارندوں۔ مداحوں اور پیروی کرنے والوں کی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے کچھ نسبت ہے ؟ قطعاً نہیں ہ

بمصطفٰےؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

بھٹو صاحب کی پارٹی میں دو قسم کے عناصر تھے۔ ایک عنصر مکمل طور پر لادینی نظریات "سوشلزم" کا حامی تھا

دوسرا طالع آزما۔ ابن الوقت عنصر صرف گفتار کی حد تک اسلام کا نعرہ لگاتا تھا کوثر نیازی اس کے گرو تھے یہ عنصر مخلص ہوتا تو لادینی نظریات کی حامل پارٹی کو خیر باد کہہ دیتا۔ یا اسے راہ راست پر لے آتا۔ جناب بھٹو اپنی فطرت اور رجحانات کے لحاظ سے اسلامی احکامات پر عمل کرنے سے عاری تھے۔ اس لئے وہ اول الذکر سوشلسٹ بلاک کے حامی تھے۔ لیکن عوامی دباؤ اور خوف نیازی کی وجہ سے کوثر نیازی (محمد حیات) کے گروپ کا بھی خیال رکھتے تھے۔ وہ دونوں گروپوں کے درمیان تذبذب میں رہتے تھے۔ کبھی ادھر کبھی اُدھر۔ اس تذبذب کی وجہ سے بیچاری قوم کی کشتی کو عظیم طوفان میں ڈال دیا۔ اور خود بھی اس طوفان کا شکار ہو گئے۔

ہر فرد کو اپنے بُرے اعمال کی سزا اس فانی دنیا میں بھی ضرور ملتی ہے۔ اللہ جل شانہ سریع الحساب ہے اگر کسی کو کچھ مہلت یا ڈھیل ملتی ہے تو برے اعمال اس کے کھاتہ میں واجب الحساب بڑھتے رہتے ہیں۔ لیکن جب پوری قوم ایک غلطی کی مرتکب ہوتی ہے تو خمیازہ ساری قوم کو بھگتنا پڑتا ہے۔ اکثر اوقات قوم کے چند افراد ہی قوم سے غداری اور منافقت کے مرتکب ہو کر ساری قوم کی کشتی کو ڈبو دیتے ہیں۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں مختلف جماعتوں کے قائدین نے فقدان غور و فکر سے اس خطرہ کو محسوس نہ کیا۔ آپس میں خوب الجھے اور سر جوڑ کر متحد ہو کر سوشلزم کا مقابلہ نہ کر پائے۔ نتیجہ سامنے ہے۔

جناب بھٹو کے منحوس سوشلزم کا آغاز ہی منحوس گھڑی سے ہوا تھا۔ جب کہ قائد اعظم کا پیارا ملک پاکستان دولخت ہو گیا تھا۔ سوشلزم نے مارشل لا سے اقتدار لیا اور پھر اپنے خطرناک تانا بانا سے ایسے حالات پیدا کر دئے کہ سوشلزم مارشل لا پر ختم ہوا۔

داخلہ طلبہ

پرائمری پاس طالب علم کے لئے ۱۰ برس میں، دینی علوم، عربی لغت (انشاء محادثہ وخطابت سمیت) میٹرک کے امتحان اور جزواً حفظ قرآن مجید کا اہتمام۔

المتوسط ۔ الثانویہ اور کلیۃ الدعوۃ و اصول الدین میں ۲۰ رمضان المبارک تک داخلہ کی درخواستوں کی گنجائش ہے۔

الثانویہ اور کلیہ کیلئے وظائف کا نصاب اور دوسری تفاصیل کیلئے بذریعہ جوابی لفافہ لٹریچر طلب فرمائیں

فون ۲۵۲۱۲ ۔ ۲۳۰۲۱

عبدالرحیم اشرف جامعہ تعلیمات اسلامیہ۔ فیصل آباد